نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۴۴ — مطبوعہ ۲۹-اکٹوبر ۱۸۹۱ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۹

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر۔ عہ ۱۲/

ایضاً بیرونجات سے معہ محصولڈاک۔ عہ ۱۲/۸

،، دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی۔ عہ ۱۲/

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مُفت دیجائیگی ،، ہرحالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی ✢

ایڈیٹوریل

صلیب کا کلام ہلاک ہونیوالوں کے نزدیک بیوقوفی ہی۔ پر ہم نجات پانیوالوں کے لئے خدا کی قدرت ہی۔ اقرنتیوں ۱-۱۸ ✢

انجیل مقدس صلیب کا کلام ہی۔ جسمیں گنہگار بیکس لاچار بنی آدم کو صلیب کے ذریعہ سے نجات کی فرحت بخش خبر دی گئی ہی۔ شریعت کی عدول حکمی کے سبب سے موت ابدی ہلاکت اور دوزخ گنہگاروں کا حصّہ ٹھہری ہی۔ لیکن صلیب کے سبب سے زندگی۔ ابدی آرام اور بہشت کا دروازہ ہر ایک ایماندار کے واسطے کُھل گیا ہی۔ یونانی لفظ Mapia جسکا ترجمہ بیوقوفی کیا گیا ہی۔ اسکے معنی بے مزہ و بے لطف کے بھی ہیں صلیب کا کلام ہلاک ہونیوالے کے واسطے بے مزہ ہی انکو اس سے کچھ لطف حاصل نہیں ہوتا۔ لیکن ایمانداروں کے نزدیک یہہ ہی ایک از حد مزے کی مرغوب چیز ہی جسپر وہ فخر کرتے ہیں۔ پس جو اس کلام زندگی بخش کی کچھ حقیقت نہیں سمجھتے اُنکے لئے یہہ بیوقوفی ہی اور انکی ہلاکت میں کچھ شبہ نہیں۔ زمانوں سے یہہ صلیب ہر قسم کے لوگوں کے روبرو استادہ ہی۔ عالموں۔ فاضلوں۔ منطقیوں۔ داناؤں فیلسوفوں اور نادانوں کے آگے یہہ تمام ملکوں کی اقوام کے آگے کھڑی ہی۔ انگریزوں۔ ہندوں۔ مسلمانوں۔ آتش پرستوں اور سکھوں وغیرہ وغیرہ کے آگے مگر بعضوں کے سامنے وہ ٹھوکر بلکہ ہلاکت کا باعث ہی۔ اور بعضوں کے آگے روشنی اور زندگی کا سبب ہی جسطرح کہ ایک ہی سورج کی روشنی ایک پرندے کو نہیں بھاتی مگر دوسرا اسکی چمکاہٹ اور رونق میں بلند پروازی کرتا ہی ،، اور جسطرح پر ایک پھول اسکی روشنی میں کملا جاتا ہی مگر دوسرا کھلتا اور پھولتا ہی۔ اسیطرح پر بعض کے لئے یہہ صلیب آفتاب صداقت کی رونقدار کرنوں سے منور اور روشن ہونیکا خاص وسیلہ اور سبب ہی پر بعض کے لئے بالکل بے مزہ شی اور بیوقوفی نظر آتی ہی۔ اے صلیب کے مخالفو غفلت کی نیند سے بیدار ہو جاؤ کیونکہ وقت قریب ہی کہ صلیب بردار ربنا المسیح جو ایک دفعہ کفارہ ہوا پھر آنیوالا ہی۔ اور وہ اپنے مخالفوں کو بے سزا نہ چھوڑیگا۔ اب توبہ اور معافی کا دروازہ کھلا ہی وقت کو غنیمت سمجھکر مخالفت اور سرکشی سے باز آکر اُس کے وسیلے سے خدا سے میل کرلو کیونکہ آج مقبولیت کا وقت ہی آج نجات کا دن ہی۔ ایسا نہ ہو کہ وہ دن اچانک تم پر آدے اور بے تائب اُسکے حضور اُسکی پرشان اور غضبناک عدالت میں کھڑے کئے جاؤ۔ اور ابدی سزا کا فتوح پاکر دست حسرت ملتے ہوئے ہلاک ہو جاؤ ✢

ہمعصر اخبار عام مطبوعہ ۱۶ - اکتوبر سنہ رواں نے بعنوان ''عیسائی اخبار ذرا دیکھے'' ذیل کی عبارت درج کی ہے۔ ''عیسائی لوگ جو یہاں آکر ہند کے تعصبات کا خاکہ اُڑاتے ہیں اپنے گھر کی طرف نہیں دیکھتے کہ وہاں کس قسم کا تعصب خود انکے مذہبی پیرو ظاہر کرتے ہیں۔ ٹریوز میں حضرت عیسیٰ کے کوٹ کی زیارت کے لئے دس لاکھ سے زیادہ یاتری جمع ہوئے۔ اور انگریزی اخباروں میں بیان کیا گیا ہے کہ اس کوٹ کے چھونے سے کئی اندھے سُجاکھے ہو گئے۔ کئی لولے لنگڑے بھلے چنگے ہو گئے۔ ایک شخص کا بازو ٹوٹ کر بیکار ہو گیا تھا۔ وہ کوٹ کو چھوتے ہی کارآمد ہو گیا ایک اپاہج گاڑی میں بیٹھکر آیا اور کوٹ کو چھوتے ہی اپنے قدموں سے گھر چلا گیا۔ کئی آدمیوں کے اعضا ٹوٹے ہوئے تھے اس کوٹ کو چھوتے ہی درست ہو گئے۔ وغیرہ وغیرہ برلن کے ایک ظریف اخبار نے ان باتوں پر قہقہا اُڑایا تھا۔ اسواسطے اُسپر سرکار کیطرف سے مقدمہ دائر کیا گیا۔ اور سزا دلائی گئی۔ کیونکہ گورنمنٹ نے سمجھا کہ ایسی تحریر سے رومن کیتھولک فریق ناراض ہوگا۔ لودیانہ کا اخبار نورافشاں یوں تو کہنے کو کہدیتا ہے کہ یہہ باتیں محض تعصب ہیں لیکن پہلے وہ اپنے ہم مذہب اور شایستہ ممالک کے اخباروں کو جو عیسیٰ مسیح میں ایمان رکھتے جھٹلاوے اور انکو سبق پڑھاوے تب اگر اسکو باقی وقت ملے تو اہل ہند کے مذہبی اعتقادوں پر نکتہ چینی کرنے کی جرات کیا کرے''۔

ہمعصر موصوف کی مندرجہ بالا تحریر بالکل فضول بے معنی اور بے مطلب ہے۔ کیونکہ صدہا دفعہ نورافشاں میں اسبات کا ذکر کیا گیا ہے کہ فرقہ رومن کیتھولک بت پرستی میں دیگر غیر اقوام کیطرح ہے اور کسی صورت سے اُنسے بہتر تصور نہیں کیا جاتا تو پھر کسطرح ہمعصر اسکو ہمارا ''مذہبی پیرو'' اور ''ہم مذہب'' بتاتا ہے ہمارا ''مذہبی پیرو'' اور ''ہم مذہب'' صرف وہی ہے جو پاک کلام انجیل مقدس کی پیروی کرتا ہے۔ کیونکہ انجیل مقدس میں صاف بتایا گیا ہے جیسا لکھا ہے کہ لیکن اگر ہم یا آسمان سے کوئی فرشتہ سوا اس انجیل کے جو ہمنے تمہیں سنائی دوسری انجیل تمہیں سناوے سو ملعون ہووے۔ گلیتیوں ۱ : ۸

پس جس حال میں کہ فرقہ رومن کیتھولک برعکس کلام مقدس کے بت پرستی کو روا رکھتا ہے وہ کسی صورت سے قابل سند نہیں ہے۔ اور جو کسی قسم کی بت پرستی کو روا رکھتا ہے وہ سراسر مخالف اور بمنزلہ غیر اقوام کے ہے۔ انگریزی اخبارات کی بابت جو ہمعصر نے تحریر فرمایا کہ اُنہوں نے ایسا یا ویسا شایع کیا۔ وہ چاہے کچھ شایع کریں لیکن کیا وہ سند ہو سکتا ہے؟ ہاں اگر اُنہوں نے کوئی آیات انجیل مقدس میں سے نکالکر تحریر کی ہوں کہ جنسے ثابت ہو کہ ایسی چیزوں کی پرستش واجب ہے تو وہ بات ضرور غور کے لایق ہے۔ کوئی پاک کلام میں ایسی بت پرستی کا حکم دکھاوے تب عیسائی مذہب پر نکتہ چینی کرے۔ مگر ایک بت پرست فرقے یا شخص کی اعتقاد کو سند ٹھہرانا عقلمند آدمی کا کام نہیں ہے۔ ہمعصر کو معلوم ہو کہ جسطرح پر دربارہ بت پرستی ہند کا خاکہ اُڑایا جاتا ہے اسی طرح پر بلکہ اُس سے زیادہ ایسی بت پرستی کی تردید کی جاتی ہے۔ صدہا مضامین اسکی مخالفت میں شایع ہو چکے ہیں اور ہزارہا کتابیں اُسکی رد میں لکھی جا چکی ہیں کیونکہ بت پرستی چاہے کسی قسم کی ہو سخت گناہ ہے اور خدا کے کلام میں اسکی جابجا سخت ممانعت ہے۔ نورافشاں تو اپنے فرض منصبی کی رو سے مطابق پاک کلام کے جسکا کہ وہ خدمت گذار ہے حق کو حق اور ناحق کو ناحق ثابت کرنیکی کوشش کرتا ہے۔ اور ہر قسم کی بت پرستی کی تردید کرنے اور صرف ایک سچے اور زندہ خدا کی بندگی اور پرستش کرنے کی تعلیم دینے میں از حد کوشاں ہے۔ نورافشاں کی خاص خدمت اس ملک کے لوگوں کو مژدہ نجات پہنچانے کی ہے نہ کہ اہل ہند کے مذہبی اعتقادوں پر نکتہ چینی کرنیکی جیسا کہ ہمعصر کا خیال ہے۔ بلکہ نورافشاں تو اہل ہند کا دلی خیر خواہ ہو کر حق کا اظہار کرنے میں بہت کچھ سخت سُست سنکر خاموش رہتا اور اپنی خدمت بدستور بجا لا رہا ہے بدیں خیال کہ کسی کو نفع پہنچ پاوے۔ اور حقیقی نور کی روشنی سے روشن و منور کرے ✦

نامہ قرنتیوں کے پہلے خط کی تفسیر جو فی الحال

رومن زبان میں فرخ آباد مشن کے پادری جے۔ لوکس صاحب نے تصنیف کی ہے۔ دفتر نورافشاں میں واسطے ریویو کے پہنچی ہے۔ اگرچہ ہم نے اسکا بخوبی مطالعہ نہیں کیا۔ تاہم شروع سے آخر تک ایک نظر ڈالکر دیکھا ہے۔ فی الحقیقت پادری صاحب موصوف نے بڑی حسن سعی اور محنت و کوشش سے یہہ عمدہ تفسیر رومن خوان مسیحیوں کے عام فایدے اور روحانی ترقی کے لئے نئی طرز پر نہایت مدلل اور باثبوت دلایل کے ساتھ لکھی ہے۔ درحقیقت ہمارے مسیحی ناظرین کے لئے یہہ ایک مژدہ ہے۔ اگرچہ کئی ایک دوسری تفسیریں بھی موجود ہیں مگر یہہ اُن سب سے بڑھکر ہے۔ زبان انگریزی میں تو بڑے بڑے عالم فاضل مفسرین نے صدہا عمدہ تفسیریں لکھی ہیں جو نہایت عالی خیالات سے پُر ہیں لیکن رومن اُردو زبانوں میں سوا چند ایک مختصر اور عام تفسیروں کے کوئی عمدہ مفصل تفسیر خصوصاً خطوط کی موجود نہیں اس کتاب کا حجم بھی اچھا ہے۔ علاوہ دیباچہ اور خلاصہ خط کے ۳۰۴ صفحہ ہیں۔ صفحہ ایک سے دس تک دیباچہ ہے جسمیں کچھ تواریخی بیان اہل قرنتس کا۔ اور سبب اور وقت تحریر خط کا ذکر ہے۔ اور اگلے ۴ صفحوں پر خط کا خلاصہ ہے جسمیں تمام خط کو بلحاظ مضمون کے ۵ حصوں میں تقسیم کر لیا ہے۔ اور ہر ایک حصے میں کئی باب شامل ہیں۔ اسکے بعد تفسیر شروع ہوتی ہے۔ چند آیات کی تفسیر کے بعد اُنکا حاصل کلام نہایت عمدہ خیالات سے نکالا ہے جس سے کہ تفسیر کے بعد گویا دُگنا مطلب کھل جاتا ہے۔ امریکن ٹراکٹ

سوسیٹی کیطرف سے الہ آباد مشن پریس میں چھپی ہی۔ قیمت حسب ذیل ہی:-

جلد کپڑا- ایک روپیہ آٹھ آنہ

جلد نصف کپڑا- ایک روپیہ

جلد کاغذ بارہ آنہ

یہہ کتاب عموماً تمام مسیحیوں کو اور خصوصاً پاسبانوں اور مناودوں کو ضرور اپنے پاس رکھنی چاہئے۔ سپرنٹنڈنٹ نارتھ انڈیا ٹریکٹ سوسیٹی الہ آباد کو لکھنے سے یہہ کتاب دستیاب ہوسکتی ہو۔

نمبر ہذا کے ہر ( ) کارسپانڈنس میں ہم منشی حسن علی صاحب سفیر کے سفر کی کیفیت کو درج کرتے ہیں جو اُنہوں نے شہر دہلی سے ہمارے پاس بھیجی ہو۔ ناظرین نورافشاں کے لئے فایدے سے خالی نہ ہوگی۔ اس کیفیت سے اُس شہر میں خداوند کے کام کا حال معلوم ہوتا ہو۔ اُمید ہوکہ سال آیندہ سے دہلی میں نورافشاں کے لئے بہت سے نئے خریدار بنینگے۔ کیونکہ بعض دیسی مسیحیوں اور نیز پوربین منسٹری صاحب نے اسکے بارے میں کوشش کرنیکا وعدہ فرمایا ہو۔

ہمارے ایک عنایت فرما سکاچ مشن گجرات سے ایک نئی کمیٹی کی خبر دیتے ہیں جو ملک سکاٹلنڈ کے نوجوانوں مسیحیوں نے قایم کی ہو۔ اور اسکی کئی ایک شاخیں ملک ہندوستان میں بھی قایم ہوگئی ہیں چنانچہ شہر گجرات میں بھی اسکی ایک برنچ قایم ہو۔ ہر ایک ممبر کچھ نہ کچھ چندہ دیتا ہو اور اب اس چندہ سے ایک مناد ملازم رکھنے کی تجویز کی گئی ہو۔ اسکی ماہواری میٹنگ ہر ماہکے شروع میں ہوتی ہو۔ اس کمیٹی کی خاص غرض اور اسکا عالی مقصد مسیحی نوجوانوں کو بیبل سے واقف کرنا ہو اسکے متعلق بیبل کے ماہواری سبق بھی ولایت میں شایع ہوتے ہیں۔ جو اسکے ممبروں کو منگواکر پڑھنے پڑتے ہیں۔ گجرات کے علاقہ کے سکاچ مشن کے تمام مناد اسمیں شامل ہوتے ہیں اور ہر ماہ بلکہ کلام الہٰی کے مطالعہ کرنیکا موقعہ پاتے ہیں۔ غرض تو اس کمیٹی کی اچھی ہو بیبل کی واقفیت حاصل کرنا ہر ایک مسیحی نوجوان کے لئے سب سے اول دینی فرض ہو۔ جسپر دینداری کی ساری نعمتوں کا انحصار ہو۔ اگر تمام جگہہ میں ایسی کمیٹیاں مقرر ہوکر اور بلکہ خدا کے کلام پر سوچیں اور اسکی بشارت کے کام میں امداد دیں تو اس سے بہتر دوسرا کوئی کام نہ ہوگا ہماری دعا ہو کہ مسیحیوں کی یہہ مجلس اس نیک کام کے کرنے میں روح سے طاقت حاصل کرکے قایم رہے۔ مختلف قسم کی کمیٹیاں اکثر قایم ہوتی ہیں مگر ابھی قایم ہوتے دیر نہ ہوئی تھی کہ خاتمہ بالخیر ہوجاتا ہو۔ اس سے بہتر ہوکہ ایسی کوئی تجویز نہ ہو جو قایم نہ رہ سکے۔

مُراسلات

رسالہ برنگ ہائی سکول گرانکل

کچھ عرصہ ہوا کہ سال حال کے اس رسالہ کا نمبر ۲ میرے پاس پہنچا تھا۔ اب اسکا نمبر ۳ آیا ہو یہ رسالے معلوم ہوتا ہو کہ چار چار مہینے بعد چھپا کرتے ہیں۔ جنکو چھپتے ہوئے اب تیسرا سال ہو۔ انمیں تاریخانہ احوال برنگ ہائی سکول کے درج ہوا کرتے ہیں۔ قیمت سالانہ صرف ایک روپیہ سال ہو۔ اور بٹالہ سے ایڈیٹر صاحب طلب کرنے پر بھیجتے ہیں۔ ابھی تک تو صرف انگریزی میں تھا۔ لیکن بڑی خوشی کی بات ہو کہ کم جنوری آیندہ سے اُردو میں بھی جاری کرنیکا منصوبہ کیا ہوگیا ہو اگر کافی درخواست خریداران کی دستیاب ہوں۔

کچھ کلام نہیں ہو کہ ایسے رسالہ کی ضرورت ہر ایک ہمارے قومی سکول اور کالج کے لئے ہو۔ جیسے ہی انگریزی ویسی ہی اُردو میں۔ اور جہاں دوسری زبان ہندی اور سنسکرت ہو وہاں ہندی میں بھی۔ تاکہ حالات مدارس مذکورہ سے عام آگاہی لوگوں کو ہو۔ ورنہ سونے کی کھان ہو پر جس کسی کو معلوم نہیں تو کیونکر جا سکتا اور سونا پا سکتا ہو۔

آج کا ہی ذکر ہو کہ میں ایک عیسائی بھائی صاحب اولا دسے بٹالہ سکول کی خوبیوں کا ذکر کرنے لگا۔ اُن کی باتوں سے معلوم ہوا کہ شاید انہوں نے اس نامی گرامی سکول کا نام بھی نہیں سُنا تھا۔

اوروں کی بات کیا کہوں۔ میں آپ اس مدرسہ کی اتنی خوبیوں سے واقف نہ تھا جتنا اس رسالہ کو پڑھکر ہوا ہوں۔ حالانکہ چند سال ہوئے میں نے آپ جاکر مدرسہ کو دیکھا۔ اور وہاں خاص اسی کے دیکھنے کو گیا تھا۔

اسیطرح کچھ معلوم نہیں ہو کہ ایسے ایسے ہمارے قومی مدرسے کس کس جگہہ ہیں۔ یہہ معلوم کرنا تو بہت دور ہو کہ انمیں سے کون کیسا ہو۔

ایک مدت ہوئی کہ بندہ نے نورافشاں میں بھائیوں سے درخواست کی تھی کہ ایک فہرست حسب نمونہ ایسے مدارس کی جو جس مدرسے سے واقف ہوں بھیجدیں۔ مگر افسوس ہو کہ ایک بھائی نے ایک مدرسہ کی بابت بھی کچھ اطلاع ندی۔

اب پھر اور صرف اتنی تکلیف دیجاتی ہو کہ جس جس مقام پر کوئی ایسا سکول یا کالج ہو جسمیں صرف دیسی عیسائی تعلیم اور تربیت پاتے ہیں۔ اُسکے نام اور مقام سے اطلاع فرماکر ممنون کریں اور اتنا احوال بھی ضرور لکھ بھیجیں

کہ وہ زنانہ ہے یا مردانہ اور اُسکے متعلق بورڈنگ ہے یا نہیں اور وہ کس قسم کا اسکول یا کالج ہے۔ آیا تعلیم عام کا ہے جسمیں دینی تعلیم بھی دیجاتی ہے۔ یا تعلیم خاص یعنی تھیولوجی (علم الٰہی) کا یا نارمل اسکول ہے۔ جسمیں تعلیم عام بھی دیجاتی ہے +

شہر کے باشندہ بھائیوں کو مفصلات کے دور افتادہ بھائیوں کے احوال سے آگاہی نہیں ہے۔ کہ بہتیرے اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کرانے سے محروم رہجاتے ہیں۔ کیونکہ اُنہیں معلوم نہیں ہوتا ہے کہ اُنکی حالت اور حیثیت اور کون کا مدرسہ کس جگہہ ہے۔ اسلئے اگر فہرست مذکورہ ہی مرتب اور وقت بوقت مشتہر ہوتی رہے تو ضرور ضرور ترقی تعلیم اور تربیت میں مفید اور کارآمد ہوگی +

آخر کو میں تحریک کرتا ہوں کہ خیرخواہاں قوم کو جو منتقلہ ہیں رسالہ کرانکل مذکور کو خصوصاً اُردو کو ضرور خریدنا چاہئے کہ بہت سے بھائیوں کو اُسکے دیکھنے کا اتفاق ہوگا۔ اور دیکھنے اور سُننے والوں سے بہت لوگوں کو اُس عمدہ مدرسہ کی تعلیم و تربیت کے اعلیٰ انتظام اور اہتمام سے آگاہی ہوگی +

بندہ صفدر علی از بھنڈارہ

ذرا ایک نظر سے اسکو بھی دیکھیں

مائی ڈیر ایڈیٹر۔

اگر از راہ مہربانی یہہ چند سطریں اپنے اخبار گوہر بار میں درج فرماوینگے۔ بعید از نوازش نہ ہوگا +

اخبار نورافشاں مطبوعہ یکم اکتوبر میں جو کسی پنجابی بھائی نے ایک آرٹیکل صنعت و حرفت کے بارہ میں تحریر فرمایا اور اُسکی تائید بھی جناب ایڈیٹر اخبار موصوف نے فرمائی اُس مضمون کو فدوی دو بار سہ بار بغور پڑھکر مضمون ذیل ارسال کرتا ہے۔ کہ پنجابی بھائی کے خیال بالکل مطابق خیال اس خاکسار کے ہیں کہ جسکا ذکر اکثر اوقات بندہ نے اپنے معزز برادروں کے روبرو پیش کیا تو بلا تامل یہہ جواب پایا۔ کہ ہماری قوم بھی اگر انہیں بڑھے تو بہتر ہے مگر صرف یہہ باتوں ہی کا جمع خرچ تھا جناب بھائی موصوف نے علم و تعلیم کا حال جو اظہر من الشمس ہے ظاہر کردیا جو درحقیقت بالکل راست ہے اور اگر یہی حال رہا تو وہ مثل صادق آویگی ؎

دونوں دین سے گئے پانڈے
حلوا بنا نہ مانڈے

مجھے یاد ہے کہ ایک بار بمقام اودیپور ایک مصری عیسائی سوداگر کچھہ مال و اسباب سوداگری لیکر آئے اور جب اُنسے ملاقات ہوئی تو اثنار گفتگو میں اُنہوں نے مصر کا کل حال بیان کیا اور فرمایا۔ کہ ہمارا شہر مصر کے پاشا نے لوٹ لیا۔ اور کچھہ عرصہ ہوا کہ ہم آل وعیال کو لیکر ہندوستان بھاگ آئے اور بمبئی میں اپنا پیشہ و ہنر یعنی زرگری و گلٹ سازی وغیرہ کرتے ہیں کیونکہ ہم ہندوستانی علم نہیں جانتے کہ یہاں کوئی نوکری کریں اور اس کام میں ہماری روزینہ آمدنی کم از کم عہ روپیہ یومیہ ہے پھر اُنہوں نے یہہ بھی کہا کہ ہمنے ادھر آکر خاص ہند کے عیسائیوں کو بہت ہی کم دیکھا جو کوئی پیشہ وغیرہ رکھتے ہوں صرف اپنا گذر بذریعہ ملازمت کرتے ہیں اور یہہ صورت افلاس کی ہے بعد کو انہوں نے اپنے ہاتھہ کا ایک آئینہ کا پنکھا دکھلایا کہ جسکو دیکھہ کر عقل حیران ہوتی تھی۔ اور آخر وہ آئینہ کا پنکھا قریب دو ہزار روپیہ کو دربار میں لیا گیا۔ بہرحال میں ایک روز ایک کپتان صاحب نے جو فوٹوگراف کا کام سیکھتے تھے ایک سوداگر کی دوکان سے کوئی دوا جو پلاٹینم کے قسم تھی خریدی۔ فدوی نے باوب گذارش کی کہ صاحب اس دوا سے آپ کیا کرینگے۔ فرمایا کہ ہم اسکو تصویر کے کام میں لاوینگے۔ فدوی نے عرض کی کہ صاحب آپ اتنے بڑے عہدہ کے افسر ہیں اور یہہ کام کیوں سیکھتے ہیں۔ آپنے بڑے افسوس سے ظاہر کیا کہ یاد رکھو نوکری جو ہے صرف سوڈا واٹر کی باٹلی کے مانند ہے کہ جس کا سیدھا قایم رہنا غیر ممکن بلکہ انہونی بات ہے اور درحقیقت یہی حال ہے تو جبکہ اُن دو صاحبان کے خیال اور ہماری قوم کو جو شمار میں بہت کم ہے دیکھتے ہیں دل کو کسقدر رنج و غم ہوتا ہے کہ کیوں نہیں قوم کسی صنعت و حرفت میں کوشش کرتی۔ اے برادران وہ دن کب ہوگا جب آپ اپنے پیروں پر کھڑے ہوکر دوسروں کو صلاح دوگے ہم اس وقت پارسی قوم کو دیکھتے ہیں کہ وہ قوم صاحب مال صاحب عزت ہے اور بمبئی وغیرہ میں چند صاحبان ہیں جو کروڑپتی کہلاتے ہیں کیا یہہ ملازمت کا باعث ہے یا صرف ہنر و پیشہ کا نتیجہ ہے اور ذرا سی بات پر ایکدم ہزاروں روپیہ جمع کر ڈالتے ہیں زمانہ کے آثاروں کو دیکھکر اگر ہماری قوم پیچھے رہتی ہے تو کوئی اُمید ترقی علم و ہنر کی نظر نہیں آویگی بلکہ روز بروز صورت افلاس بڑھتی رہیگی کبتک دوسروں کے سہارے سے چلوگے آخر اپنے پیروں پر ہی چلنا پڑیگا۔ اسوقت خداوند کے فضل سے ہر ایک کارخانہ و صنعت خانہ ہمارے آس پاس موجود ہے اور جان بوجھہ کر چشم پوشی کرتے ہیں۔ تو صرف یہہ ہمارا ہی قصور ہے اگر کوئی رفاہ قوم میں سے یہہ بیڑا ابھی جسطرح تعلیم کا ہمارے بزرگ مولانا صفدر علی صاحب نے اُٹھایا ہے اُٹھاوے بہت مناسب ہوگا۔ بھائیوں کو یہہ بھی بخوبی روشن ہوگا کہ جب کسی خاص امر میں کسی پادری صاحب سے گذارش کیجاتی ہے تو فوراً یہہ جواب ملتا ہے کہ جب آپ اپنے پیروں پر کھڑے ہوکر یہہ بات کہینگے منظور کیجاویگی ابھی تو کرایہ کی گاڑی پر چلتے ہو اُسوقت کتنی شرمندگی حاصل ہوتی ہے۔ اور جہانتک خیال کیا جاتا یہہ کہنا اُنکا درست ہے۔ اب بھی اگر ہم پنجابی بھائی کی تحریر کے موافق حال دیکھکر سبق

نہ سیکھیں تو افسوس صد افسوس ضرور ہو کہ قوم اپنی اولاد کو اسطرف مایل کرے ہزار ہا پیشہ و ہنر موجود ہیں اور جب وہ کسی کام میں کامیاب ہو گئے۔ تو خداوند کے فضل سے اُنکے ذریعہ سے دس اَوْر کو فایدہ پُہنچ سکتا ہو۔ اور یہہ بات بھی ظاہر ہو کہ اگر کوئی ایک سوداگر یا دیگر کارخانیوالا ہو اُسکے پاس دس بندہ کا علاوہ خود گذر ہو سکتا ہو۔ مگر ایک ملازم جسکی تنخواہ اگر سو روپیہ ماہوار بھی ہو سوائے اپنے دوسریکا گذر مشکل ہ

اب اگر ذرا بھی خیال فرماکے ہمارے بزرگ اسطرف رجوع ہو کر گہری ہواؤں کو اٹھادیں تو کچھ مشکل نہیں ہو ہر جگہہ ہر سٹیشن میں ہر ایک قسم کے کارخانے و پیشے موجود ہیں وہاں نوجوان سیکھہ سکتے ہیں۔ یا دیگر کارخانوں میں شریک ہو سکتے ہیں۔ اور جب ایسے ایسے کارخانے و پیشے ہمارے بیچ میں ہو جاوینگے تب اُسوقت کچھ بونے دونے کے لایق بنینگے۔ ورنہ ان باتوں سے دور رہنے و منشی* و بابو و صاحب کہلانے و قوم کے فوایدے دور رہنے میں کچھ حاصل نہیں ہو۔ بہت پیشہ و ہنر اسوقت زیر نگاہ ہیں جنپر فدوی گذارش کرنا چاہتا ہو۔ مگر فی الحال اس مضمون کو بڑھانے سے بندہ ڈرتا ہو کہ شاید کسی صاحب کو ناگوار خاطر ہو۔ لہذا قبل ازیں اختتام گذارش ہو کہ بھر پنجابی بھائی یا دیگر صاحب اسبارہ میں جو فدوی نے گذارش کی صلاح دیں تو آگے بڑھیگا ورنہ خیر بیٹھے بھی اپنی ٹماں ٹوں گا کر مضمون مذکور کا جمع خرچ بتلادیگا*

آپکا نیازمند

پرسرام۔ از مقام نیچ

* مشکل تو یہہ ہو صنعت و حرفت کا نام سنتے ہی ناراض ہوتے ہیں شاید یہہ خیال ہو کہ پیشہ ور لوگ منشی و بابو اور صاحب نہیں کہلائے جاسکتے۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی پیشہ سیکھہ کر ہم بھی ان القاب سے محروم رہیں جب یہہ خیال ہو تو ہم ہنر و پیشہ کون سیکھے ✚ ایڈیٹر

خریداران لُب التواریخ ہند کی خدمت میں گذارش

۱- جبتک کہ نام اور پتہ صحیح پڑھا نہ جائیگا تعمیل ارشاد میں ہمیں تامل ہوگا۔ گو اشٹامپ مرحمت ہوں۔ یا بذریعہ ویلیو پے ایبل کے منگوائی جائے۔ یعنی اپنا نام۔ شہر محلہ اور ضلع۔ یا آپکو جس پوسٹ آفس سے تعلق ہو۔ واضح اور صاف حرفوں میں لکھیں ✚

۲- قیمت کتاب مع محصول ۵؍ کافی ہونگے مگر نصف آنہ بطور اکسچینج (بٹاؤ) مرحمت کریں کل ۵؍۶ کے اشٹامپ ✚

۳- میں سنیچر کو مدرسہ میں نہیں جاتا اور خاص تیوہاروں میں مدرسے کو تعطیل ہوتی ہو اسلئے جلد خط نہیں ملتے جس سے تعمیل ارشاد میں دیر ہو جاتی ہو۔ اور میں قدر افزاؤں کو منتظر رکھنا نہیں چاہتا۔ پس مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھیں ✚

۴- آخری دسمبر میں اُردو اخبارات کی رائیں جو لب التواریخ ہند کی نسبت ہیں چھپکر بطور ضمیمہ ذیل تقسیم ہونگی۔ مگر ابھی اسقدر عرض کرنا غالباً مفید ہوگا کہ ان حیثیت مجموعہ کتاب "لب التواریخ ہند" کو آنریبل جسٹس امیر علی صاحب پروفیسر مولانا ذکاء اللہ صاحب فیلو الہ آباد یونیورسٹی اور اردو اخبارات نے اسکو عمدہ۔ دلچسپ اور طلبا کے لئے مفید بتایا ہو۔ اور بعض اخبارات نے ترتیب مضامین کو بہت پسند کیا ہو ✚

۵- ہفتہ عشرہ میں تین درخواستیں آئیں مگر پتہ مشتبہ ہونے کے لحاظ سے تعمیل ارشاد سے مجبور رہا۔ گو ریلوے گائیڈ میں اور پوسٹ آفس میں کرسفرماؤں کے شہر کی بہتیری تلاش کی مگر نہ ملا۔ مجبوراً بجنسہ آپکے شہر کی نقل کرکے بذریعہ پوسٹ کارڈ انکو اطلاع دی۔ پوسٹ آفس کی مہر بھی پڑھی نہ گئی گو میگزین کوپ سے دیکھی اور پوسٹ ماسٹروں کو بتائی گئی ✚

خاکسار حسام الدین

ہوس بلڈنگ۔ گرانٹ روڈ۔ تاڑ دیو بمبئی

اگر تو مرنے تک ایماندار رہے تو میں تجھکو زندگی کا تاج دونگا

بقول انجیل شریف

مسٹر ایڈیٹر نورافشاں۔

سُرخی والی آیت کا ایک وقوعہ سیالکوٹ میں گذرا جو ہدیہ ناظرین ہو۔ اُمید ہو کہ موت پر فتح پانیوالی بارئی خط اُٹھائیگی۔ خدابخش نامے ایک غریب آدمی جسکی عمر ایک سو سات سال کی ہوئی مذہب آپ محمدی رکھتے تھے۔ رہنے والے آپ رائی پور کھیت اوٹیہ کے تھے۔ آپ نے چار تک شادی بھی کیں۔ اکثروں سے اولاد بھی موجود ہو۔ ایک شادی آپنے ضلع سیالکوٹ پنجاب میں کی جس سے ۷ لڑکے لڑکیاں پیدا ہوئے۔ پانچ تو خداوند کو پیارے ہوئے۔ دو بیٹے موجود ہیں بڑا بیٹا تو عرصہ ۱۲ سال سے مسیح خداوند کا غیرتمند سپاہی ہو ۹ سال سے خداوند کے جلال کی بشارت دیتا ہو۔ جنکے نام سے اکثر آپکے ناظرین واقف ہونگے۔ انکا اسم مبارک بدرالدین مبارک ہو۔ جو واعظ انجیل شریف تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں ہو۔ چھوٹا بیٹا قریب ۷ سال سے بھی گلہ میں شامل ہوا۔ آپکی پیاری بیوی جو اسوقت قریباً ۶۵ سال کی عمر میں ہو۔ ۲ ماہ ہوئے بدست پادری امام الدین شہباز صاحب پاسٹر یو پی مشن سیالکوٹ سے اصطباغ

لیکر مسیح میں سرنو پیدا ہوئیں۔ جسدن آپنے اصطباغ لیا
اسی دن آپنے اپنی ہمشیرہ کے دو لڑکے لڑکیوں کو اصطباغ
دلایا جو بالغ تھے۔ اور خداوند میں شامل ہوئے مبارکباد ہی
کے ساتھ رہے اور جب آپ قریب المرگ ہوئے۔ تو بذریعہ
ٹیلیگرام اپنے بڑے بیٹے کو تحصیل پسرور سے طلب فرمایا
بیٹے نے تار کو دیکھا اور سیالکوٹ آن موجود ہوا۔ آتے ہی
انجیل پڑھی گئی اور دعا کی گئی۔ آپ نے جوش میں آکر کہا کہ
انجیل پڑھو۔ بڑے بیٹے نے مختصر قصات انجیل سے آپ کو
سنائے۔ جسپر آپ کے آنسوں بہ نکلے اور کہا پادری صاحب
کو جھٹ بلاؤ۔ اُدھر تو پادری صاحب کو آدمی بلانے گیا اور
ادھر انجیل کی پھر درخواست کی گئی۔ کہ پڑھو۔ بدر الدین نے خط
انجیل سے اپنے پیارے باپ کو بہشت کی خوشی اور دوزخ
کے خوف کا عمدہ فوٹو کھینچکر دکھایا۔ اتنے میں پادری ٹہل سنگھ
صاحب بھی آگئے۔ اور آتے ہی کچھ انجیل سے مختصراً آئندہ کی
امید مسیح میں بتلائی گئی۔ اور دوزخ کا خوف بھی دکھایا گیا
جسپر انہوں نے مسیح پر ایمان لانے کا اظہار کیا اور اصطباغ
کے سوال و جواب ہوئے۔ آپ نے جوش میں آکر بخوبی جواب
دیئے اور آنسو بھر بھر لائے۔ اقرار پر اصطباغ ہوا دعا کی گئی ؛

آپ اصطباغ پاتے ہی بیماری کے بستر سے اُٹھ
بیٹھے اور بقائمی تمام حواس اپنے سب خاندان کو بلاکر ہر ایک
کو برکت دی۔ بدرالدین کو بہت کچھ نصیحت کی اور برکت
بھی دی۔ دونوں بیٹوں کو پوتوں پوتیوں کو برکت دی
اپنی پیاری بیوی کو بڑے بیٹے کے سپرد کیا۔ اور اصطباغ
پانے کے کوئی دس یوم تک آپ اچھے رہے۔ ایکدن
ایک عیسائی کمپونڈر جو آپکی بیمارپرسی پر آئے۔ آپسے
آئندہ کی نسبت پوچھنے لگے فوراً جواب دیا کہ میرے لئے
ایک ڈولا آتا ہے اور چار کہار ہیں اب مجھکو سوار کیا چاہتے
ہیں اور میں اپنے ہمیشہ کے مکان میں جاتا ہوں۔ مجھکو
کچھ خوف نہیں معلوم ہوتا۔ ہر ایک کو تسلی دیکر آخر

٥- اکتوبر ١٨٩١ء بوقت ٥ بجے صبح اپنی بڑی بہو کے ہاتھ
سے پانی پیکر اور دعائے برکت دیکر مسیح میں سو گئے ؛

اگرچہ آپ اسوقت ایک سو سات سال کی عمر رکھتے
تھے۔ مگر مضبوط سپاہی آدمی تھے۔ وہ آیت یاد آئی کہ
"اگر تو مرنے تک ایماندار رہے تو میں تجھکو زندگی کا تاج دونگا"
آپ اپنی زندگی میں ایک یادگار چھوڑ گئے ہیں۔ ٠ سال
ہوئے۔ کہ آپنے پنجاب میں ایک دیاسلائی کا کارخانہ بنایا
تھا۔ جسکی نقل اب ولایت سے آئی ہے۔ پہلے پہل سن کی
لکڑی اور گندھک سے دیاسلائی بنتی تھی۔ اب نئی طرز
سے ولایت والوں نے یہہ کارخانہ بنایا ہے ؛

سچ ہے۔ اے موت تو نے کسی کو بھی نہ چھوڑا۔
چھاؤنی سیالکوٹ صدر بازار سے جنازہ اُٹھایا گیا۔ اور
سکاچ مشن کے قبرستان میں مدفون کیا گیا۔ دیسی مسیحی قریباً
سب تشریف لائے۔ البتہ یورپین صاحب ایک نہ تھا۔
اگرچہ سب کو خبر بھی دی گئی تھی۔ مگر نہ معلوم کیوں نہیں آئے
تھے۔ اس بحث کو پھر کسی وقت کے لئے رکھ چھوڑتے ہیں۔
اب انکے عزیزوں رشتہ داروں و نیز انکی پیاری بیوی
بچوں کو صبر شکر مسیح میں عنایت ہو آمین ؛

آپکی بیمارپرسی اسکاچ مشن کے عیسائی بھائیوں نے
خوب کی خداوند انکو اجر دے ؛

راقم - ایک دیسی عیسائی۔ سیالکوٹ

کارسپانڈنس

کیفیت سفر

میں کل صبح کے ساڑھے آٹھ بجے مع الخیر دہلی دریاگنج
بپٹسٹ مشن پہنچا۔ اور اپنے سابق مہمان پرور مسیحی دوست
پادری امام مسیح صاحب کے ہاں فروکش ہوں۔ صاحب
موصوف کل شام کو پنڈت جانکی ناتھ صاحب ہیڈ ماسٹر
سینٹ اسٹیفنس ہائی سکول سے ملانے کے لئے مجھے اپنے
ہمراہ لیگئے۔ جنکی ملاقات سے مجھے بڑی خوشی حاصل ہوئی
یہہ ایک لائق اور دیندار دیسی مسیحی ہیں۔ جو مدت سے
ایس پی جی مشن کے متعلق اپنے خداوند کی خدمت امید
واستقلال کے ساتھ اس شہر میں کر رہے ہیں۔ آپ نے
نہایت عمدہ خیالات نسبت سوسائٹی ترقی خواہ تعلیم و تربیت
مسیحیان ہند ظاہر کئے۔ اور موجودہ طریقہ تعلیم گورنمنٹ
اور مشن کے نتایج پر ایک عمدہ رائے بیان کی۔ جسکو پھر کسی
وقت لکھونگا :: مولوی صفدر علی صاحب کی تجویز دل سے
آپ واقعی ہمدردی رکھتے معلوم ہوتے ہیں۔ مگر انکے کامیاب
ہونے اور خاطرخواہ انجام کو پہنچنے پر متیقن نہیں ہیں ؛

دہلی میں فی الحال دو مشنیں کام کر رہی ہیں ::
بپٹسٹ مشن ١٨٥٧ء کے معرکۂ عظیم سے چند برس پہلے
سے قایم ہے۔ اور اب تک اُسکے ولایتی اور دیسی مشنری باطمینان
اپنا کام کر رہے ہیں۔ بپٹسٹ مشن ٹریننگ انسٹی ٹیوشن
کے متعلق بورڈنگ میں ٢٠ مسیحی لڑکے چھوٹے بڑے ہیں
جو پادری امام مسیح صاحب کی سوپرویزن میں ہیں۔ انتظام
تعلیم و تربیت عمدہ ہے۔ اور میں یقین کرتا ہوں کہ انمیں سے
اکثر نوجوان لڑکے اچھے اور سچے مسیحی نکل کر اپنے ہموطنوں کو
روحانی و جسمانی فواید پہنچانیکا ذریعہ ہونگے :: خاص دہلی میں
بپٹسٹ مشن کی جماعت کا شمار اس شہر میں قریب ٥١٠ ہے۔
اور ٣ ولایتی مشنری صاحبان اور ٣ زنانہ مشنری لیڈیاں
انجیلی خدمت پر مامور ہیں۔ اس مشن کا کام پلول۔ فریدآباد
بلب گڈھ۔ شاہدرہ۔ کہنہ قلعہ۔ چھپروئی۔ قطب صاحب
پہاڑ گنج وغیرہ میں پھیلا ہوا ہے ؛

آج صبح کو ١٠ بجے میں بمعیت پادری امام مسیح صاحب
کیمبرج مشن کے پادری لیفرائے صاحب سے ملنے کو گیا۔

آپ بڑے خلیق اور ملنسار مشنری ہیں تھوڑی دیر تک عزیز مسیح کا ذکر کرتے رہے جسکے مسلمان ہونے پر اخبار عام وغیرہ اخبارات نے محمدیت کی کامیابی اور مسیحیت کی ناچاری ولاچاری کا بڑے فخر و خوشی کے ساتھ اظہار کیا تھا:: اور اگرچہ نورافشاں کے نامہ نگار دہلوی کے بیان نے اسکی اصلی حقیقت کو اسیوقت ظاہر کیا تھا - تاہم اُسکا حال لیفرائے صاحب سے سنکر میں اس بات میں اُنسے متفق الرائے ہوا کہ ایسے اشخاص کا محمدیت کو اختیار کرنا اُسکی تخریب و کمزوری کی علامت ہے ✦

حافظ احمد صاحب واعظ مسجد فتحپوری جنکے ایک دو ورقہ ہنڈبل کا ذکر نورافشاں مطبوعہ یکم اکتوبر میں پادری لیفرائے صاحب کے ساتھ مباحثہ کی نسبت لکھا گیا - سنا ہے کہ وہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مدعی مماثلت مسیح کے - جو آج کل دہلی میں مقیم ہیں - پیرو اور حواری ہو گئے ہیں - اور میں انکو بھی دیکھنا چاہتا - مگر زیادہ مشتاق نہیں ہوں:: یہاں بعض مسیحیوں نے خواہش و ارادہ ظاہر کیا ہے کہ سال آیندہ کے شروع سے نورافشاں کے سبسکرائبر بنیں - پادری لیفرائے صاحب نے بھی اقرار کیا ہے کہ وہ تا مقدور مسیحیوں اور تعلیم یافتہ لوگوں کو نورافشاں کی خریداری کے لئے تحریک و ترغیب دینگے ✦

پادری امام مسیح صاحب میرے یہاں آنے سے چار روز پیشتر راجپوتانہ وغیرہ کا دورہ کرکے دہلی میں پہنچے - اور اجمیر - جیپور وغیرہ شہروں میں جو کام انہوں نے وہاں کے مشنریوں کے ساتھ اور بذات خاص کیا اُسکی کیفیت دلچسپ سنکر بڑی تسلی اور خوشی حاصل ہوئی:: آپ اکثر اپنی تصنیف کردہ نظم و نثر کی چھوٹی کتابیں اور رسالے چھپوا کے فروخت کرتے ہیں - اور اناجیل و مذہبی کتب کے فروخت کرنے میں ہر جگہہ کامیاب ہوتے ہیں:: آپ نے ایک اردو رسالہ موسومہ بہ "مقال" نہایت عمدہ تصنیف کیا ہے جو محمدیوں کے اوہام کا ازالہ کرنے میں بڑا کار آمد معلوم ہوتا - اور جسکی صدہا کاپیاں آپ فروخت کر چکے ہیں - واقعی بہت سے نئے اور نادر خیالات اُسمیں آپ نے تسلی دہندہ پیرایہ کی نسبت ظاہر کئے ہیں:: جو بزعم محمدیان محمد صاحب سے مراد ہیں بوقت فرصت اُسپر ضرور کچھ ریمارک لکھونگا:: پادری لیفرائے صاحب کی کوٹھی سے واپس آتے ہوئے سینٹ اسٹیفنس کالج اور لورڈنگ کی عمارتوں کو دیکھا جو قریب الاختتام ہیں جنکی نسبت پھر کبھی کچھ لکھونگا ✦

حسن علی سفیر

منٹگمری

خداوند مسیح میں میرے بزرگ اور مکرم بھائی ایڈیٹر صاحب تسلیم ✦

اسجگہہ ایک سانحہ عجیب قابل عبرت گذرا جس کا حال مختصر باُمید اندراج اخبار نامدار یادگار خداوند مسیح موسومہ نورافشاں من وعن عرض کرتا ہوں - اسجگہہ صوبہ قصاب کا فرزند نوجوان نبی بخش نامی سکونت پذیر تھا ۱۸ - اکتوبر کی شام کو گوشت بھونتے بھونتے پتیلی سے دو چار بوٹیاں برتن میں نکال کر کھانا شروع کیا ایک یا دو بوٹی منہہ میں ڈالی تھیں دفعتاً ایک بوٹی گوشت کی حلق میں اٹک گئی کہ بفور اُنگلنے بوٹی کے اُسکی جان نکل گئی جان بحق تسلیم ہوا تعجب بلکہ تاسف جبکہ ہماری زیست مستعار اسقدر ناپائیدار اور بے اعتبار ہے - پھر کیا انتظار ہے آؤ توبہ کریں - اور نجات دہندہ کے حضور معافی مانگیں یہہ بے بہا وقت پھر ہاتھہ نہ آویگا ✦

رقیمہ نیاز بندہ

سلواڈور گبریل

واقعات و آراء

حالمیں شہر مدراس میں مشہور کرسچن ایسوسی ایشن کی جنرل میٹنگ ہوئی - دیسی مسیحیوں کی پوشاک کے مضمون پر ایک بڑی طول اور عمدہ بحث ہوئی - جسکی بابت کرسچن پیٹریٹ لکھتا ہے کہ اس امر کے بارے میں مختلف رائے ہیں - پر باوجود اختلاف رائے کے سب اس پر متفق الرائے ہیں کہ دیسی مسیحیوں کی پوشاک میں ضرور تبدیلی ہونی چاہئے - کیونکہ ہندوؤں کی اصلی پوشاک کو استعمال کرنا مسیحیوں کے لئے مناسب معلوم نہیں ہوتا اسلئے کہ پُرانے ہندوؤں کا اعتقاد تو یہہ ہے کہ انسان کو بہ نسبت کپڑا پہننے کے ننگا رہنا اچھا ہے - بہرحال تبدیلی ضرور ہے - لیکن اب یہہ سوال غور طلب ہے کہ یہہ تبدیلی کہانتک ہو ؟ کیا کوٹ پتلوں اور ہیٹ پہنکر بالکل صاحب لوگ بن جاویں ؟ اس موقعہ پر یہہ رائے ٹھہری کہ اگرچہ کوٹ پتلوں کا استعمال ہو لیکن ٹوپی یا پگڑی نہ بدلی جاوے - اور یہہ بھی اُن لوگوں کے لئے جو حیثیت رکھتے ہیں - ورنہ مسیحیوں کو نہایت سیدھی سادی پوشاک پہننی ضرور ہے - عورتوں کے کپڑوں کے بارے میں یہہ رائے ٹھہری کہ انکے بدلنے کی چنداں ضرورت نہیں اگر کوئی تبدیلی ہو تو صرف جاکٹ میں ہو جسکی کہ لمبی آستینیں ہوں بجائے چھوٹی آستینوں کے جسکا رواج ہندوؤں میں ہے - سر کے پردے کے لئے چادر زیادہ قابل پسند ٹھہری ✦

مرزا غلام احمد قادیانی اب دہلی میں براجتے ہیں حسب معمول عادت وہاں پر بھی اشتہاروں کی گرم بازاری شروع کردی ہمعصر پنجاب گزٹ رقمطراز ہے کہ حکیم عبد المجید خان

صاحب اور نواب احمد سعید خان صاحب وغیرہ نے انکے ساتھ مباحثہ کرنا چاہا۔ مرزا صاحب نے بھی منظور کر لیا لیکن پھر پیچھے ہٹ گئے کبھی کچھ بہانہ کیا اور کبھی کچھ اور آخر کار جب ان صاحبان نے مرزا صاحب کی پیش کردہ تمام شرایط کو منظور کر لیا پھر بھی آپ نہ مانے اور آخر کو یہہ جواب لکھ بھیجا کہ "میرے پاس ابھی ایک وحی خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے کہ تو وہاں ہرگز نہ جا اگر تو وہاں گیا تو جان سے مارا جاویگا۔ اس سبب سے میں نہیں آسکتا" شاباش مرزا صاحب آپکی ہوشیاری ۔

تاج الاخبار ہمعصران پائے خاں۔ ملا دو پیازہ۔ آئینہ ہند۔ اتالیق ہند۔ صحیفہ قدسی۔ پیسہ اخبار۔ اور آفتاب پنجاب۔ کے ایڈیٹر صاحبان کے دربار جشن سالگرہ نواب صاحب بہاولپور میں جانے اور کچھ حاصل کرنے پر تحریر کرتا ہے کہ یہہ بات سچے اخبار نویس کی شان کے برخلاف ہے۔ اور "افسردہ" اردو اخباروں کی افسوسناک حالت" کے عنوان سے بہت کچھ لکھتا ہے ۔

ہندی انجیل کے ترجمہ کی نظرثانی کے لئے بیبل سوسیٹی کیطرف سے پادری ہوپر صاحب جو علم سنسکرت کے بڑے سکالر ہیں مقرر ہوئے تھے۔ اسپر ہمعصر پنجاب مشن نیوز مخبر ہے کہ ممالک متوسطا اور وسط ہند کے پادری صاحبان اسبات کو نامنظور کرتے ہیں کہ یہہ کام صرف ایک صاحب کے سپرد کیا جاوے۔ اور رائے دیتے ہیں کہ انکے ساتھ دو اور صاحبان مقرر ہونے چاہئیں۔ جو ملک کی زبان سے واقف ہوں ۔

حضور وایسرائے کے کشمیر میں تشریف مبارک لیجانیکے وقت سے سبب تشریف آوری کی نسبت ابتک عجیب وغریب قسم قسم کے خیالات اخباری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ کوئی کچھ افواہ اڑاتا ہے اور کوئی کچھ۔ کوئی تو کشمیر کا نیلام بتاتا ہے۔ اور کوئی سلطنت کشمیر کا مہاراجہ صاحب کو واپس دینا بتاتا ہے۔ لیکن دیکھیں کہ پردہ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے ۔

ڈاکٹر پینٹیکوسٹ صاحب نے شہر پونا میں بعنوان "انگریزوں کی آمد" پر درس سنایا۔ لکچر دینے کیوقت بمبئی کے گورنر صاحب کرسی نشین تھے۔ صاحب موصوف نے اپنے لکچر میں فرمایا کہ زمانہ حال میں انگریزوں کا شمار اور ترقی اول درجہ کی ہے۔ قبل از سو برس انگریزی زبان بولنیوالوں کا شمار صرف دو کروڑ ساٹھ لاکھ تھا لیکن فی الحال یہہ شمار انیس کروڑ تک بڑھ گیا ہے۔ گذشتہ خانہ شماری ابتک تحقیق معلوم نہیں ہوئی۔ لیکن میر مجلس (گورنر) صاحب نے ازراہ مہربانی انکو خانہ شماری کی کتاب دکھلائی۔ جس سے روشن ہوا کہ فی الحال ہند میں ریل کی سڑک کی لمبائی ۲۶۰۰۰ میل ہے۔ اور ریل گاڑی کے ذریعہ سے ہر سال دس کروڑ مسافر سفر کرتے ہیں اور پچاس کروڑ روپیوں کی تجارت ہوتی ہے۔ تار برقی کے دفتر ۳۵۰۰۰ میل تک پھیلے ہوئے ہیں اور تار کی لمبائی ۱۱۶۰۰۰ میل ہے۔ ہر سال ۳۰۰۰۰۰۰ تار کی خبریں بھیجی جاتی ہیں ۷۱۰۰۰ میل تک ڈاکخانہ جات پھیلے ہوئے ہیں۔ اور انمیں ۸۰۰۰ ڈاکخانے ہیں۔ ہر سال ان ڈاکخانوں کے ذریعہ سے تیس کروڑ چٹھیاں۔ پارسل وغیرہ بھیجی جاتی ہیں ۹۴۱۶۳ سرکاری مدرسے ہیں۔ اور انمیں طلبا کا شمار ۳۱۰۰۰۰۰ ہے۔ پرائیویٹ (خانگی) مدارس کا شمار ۴۰۵۷۰ ہے۔ انمیں مشن کے مدرسوں کا شمار زیادہ ہے۔ ان مدرسوں میں طلبا کا شمار ۵۰۰۰۰۰ ہے۔ کل ۱۳۴۷۳۳ مدرسوں میں ۳۶۰۰۰۰ طلبا انگریزی اور مرہٹی زبانوں میں تعلیم پاتے ہیں۔ جنمیں سے ۵۰۰۰۰ طلبا انگریزی اور ۵۰۰۰۰ اس ملک کی اور ولایتی زبانوں کو سیکھتے ہیں۔ اگر اس ملک میں انگریز نہ آتے اور باشندگان ہند انگریزوں سے واقفیت حاصل نہ کرتے تو ممکن نہ تھا کہ اس قسم کی ترقی وخوشحالی اور شایستگی دیگر فواید کسی دوسری طرح اس ملک کو نصیب ہوتے ۔

رفیع الاخبار بنارس ناقل ہے کہ "ملک افغانستان میں ایک مقام کافرستان کے نام سے مشہور ہے جہاں کے باشندے کافر کہلاتے ہیں۔ یہہ لوگ خود مختار ہیں۔ انکی جماعت دس لاکھ آدمیوں کی ہے۔ انکی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ اگلے وقت میں کابل کے بالکل لوگ ہندو تھے جب وہاں اسلام پھیلا اور لوگ مسلمان ہوئے تو جو لوگ مسلمان نہیں ہوئے وہ ایک مقام پر آکر آباد ہوئے اور انکو کافر کہنے لگے۔ چنانچہ اُس مقام کا نام کافرستان اور وہاں کے باشندوں کو ابتک کافر کہتے ہیں۔ لیکن اب وہاں کے لوگوں کو ہندو مذہب سے کچھ علاقہ نہیں ہے بلکہ وہ انگریزی طریقہ پر زیادہ چلتے جلتے ہیں۔ غرض پورے کافر ہیں"۔ (نور افشاں) جب ہندو تھے تو آدھے کافر تھے اور جب طریقہ انگریزی اختیار کر لیا تو پورے کافر ہو گئے اس طرح پر تو تمام لوگ جنہوں نے اس ملک میں انگریزی طریقہ اختیار کیا ہے۔ سب پورے کافر نہیں ؟ عجیب خیال ہے! ۔

چکاگو متعلقہ امریکہ میں ایک عظیم الشان نمایش ۹۳ء کے ماہ مئی میں ہونیوالی ہے۔ اس نمایش میں تمام دنیا سے مختلف اقوام وملک کے لوگ شریک ہونگے۔ انکو کہا جائیگا کہ اتحاد و صلح پسندی اسطرح پیدا کرنا چاہئے اور سُست وکاہل کو محنتی اس طریقہ پر کر سکتے ہیں ۔ منہ

روسی اخبار لکھتا ہے کہ گورنمنٹ روس کی سلطنت اتنی وسیع ہو گئی ہے کہ اُسے اب کسی ملک کے لینے کی ضرورت ہی نہیں ہے لیکن ہاں انگریز لوگ یورپ میں روس کو ناراض کرینگے تو وہ ہندوستان پر ضرور چڑھائی کریگا۔ چہ خوش۔ ان گیدڑ بھبکیوں سے کوئی ڈرنیکا نہیں ہے ۔ منہ

اخبار عام لکھتا ہے کہ پشاور میں ایک کم عمر امیرزادے کو جسکے والد وہاں کے رئیس اور جاگیردار سرکار

ہیں اور پنشن بھی گورنمنٹ سے پاتے ہیں چوری کے جرم میں دو سال کی قید سخت کی گئی - لڑکے کی عمر دس سال سے زیادہ نہیں - جیسا کہ شریر لڑکوں اور خصوصاً امیروں کے شریر لڑکوں کا کام ہوتا ہے وہ معصوم ایک برٹش افسر کے بنگلہ میں گھسا اندر کوئی نہ تھا وہاں اور کچھ نقرئی پیالیاں میز پر دھری تھیں چاہتا تھا کہ اٹھا کر چپت ہو کہ فوراً پکڑا گیا ✤

راجپوتانہ میں قحط کے سبب لوگ لوٹ مار پر متوجہ ہو گئے ہیں حکام انتظام بڑی سرگرمی سے کر رہے ہیں مگر تاہم جوش کو ترقی ہے - پولیس نے چار سو (بھوکوں) کو گرفتار کیا ہے جن پر ڈکیتی کا الزام لگایا جائیگا - حکام سزائیں دے رہے ہیں کسی کو بید لگائے جاتے ہیں کوئی قید کیا جاتا ہے کوئی سُشن سپرد ہو رہا ہے روز مرہ گرد و در گرد و بھوکے گرفتار ہو کر آ رہے ہیں - پولیس اور بھوکوں میں جو فساد ہوا اسوقت تیس قتل ہوئے تھے - اجمیر کے جیلخانہ میں اسوقت ... قیدی موجود ہیں جگہ صرف پانسو کے لئے ہے اور روز بروز ترقی ہے خدا اپنا رحم کرے ✤ پیسہ

روسی اخبار لکھتے ہیں کہ انگریزوں نے سکری میں دست اندازی کر کے ایک نظیر پیدا کر دی کہ غیر ملک میں جانا اور مداخلت کرنا کچھ بات نہیں لیکن کیا روس کو خبر نہیں کہ اس نے گذشتہ سو سال میں - ٹرکی - پولینڈ ہینگری - افغانستان - اور ترکستان میں مداخلت کی بلکہ قبضہ کر لیا ✤ منہ

حضور قیصر ہند کی نسبت لنڈن کا اخبار ورلڈ بیان کرتا ہے کہ حضور ملکہ معظمہ اب بخوبی تندرست ہیں اور ڈی سائیڈ کی فرحت بخش ہوا سے حضور ممدوحہ کو نہایت فایدہ حاصل ہوا ہے - آسبورن درحقیقت سال بھر میں کسیوقت بھی حضور ملکہ معظمہ کو موافق نہیں ہے اور ونڈسر کی ہوا موسم گرما کے وسط میں اسقدر سستی پیدا کرتی ہے کہ حضور ممدوحہ اس سے خوش نہیں ہوتیں اور ہمیشہ جزیرہ وائٹ میں ایک مہینہ تک رہنے کے بعد کسیقدر ناتندرست ہو جاتی ہیں - لیکن پہاڑوں کی قوت بخش ہوا مثل ایک زبردست دوا کے کام کرتی ہے اور حضور ممدوحہ پھر ہمیشہ تندرست ہو جاتی ہیں - یہہ بات طے ہو گئی ہے کہ حضور ملکہ معظمہ ۱۹ نومبر تک بالمورل سے ونڈسر کو تشریف نہیں لیجاوینگی - حضور ممدوحہ حسب معمول تیوہار کرسمس کو آسبورن میں بسر کرینگی - اور اگر حضور ممدوحہ سال آیندہ میں جرمنی کو جاوینگی تو تشریف بری ماہ اپریل میں ظہور میں آویگی - یہہ امر تحقیق ہے کہ حضور ممدوحہ صرف مقام کالنبر - کرانبرگ - اور ڈارم سٹیڈ کو تشریف لیجاوینگی ✤ ع

میرٹھ کا اخبار لکھتا ہے کہ :- آج کل نئے اور پرانے سکولوں کا مسئلہ عوام میں بہت دلچسپ ہے - ماسٹر لوگ اپنی اپنی قوت مقناطیسی سے طلبا کو کھینچتے ہیں - مشن سکول کے چار ماسٹروں نے استعفا دیا تھا انہوں نے اپنا جدید سکول کھول لیا - مشن سکول کے تخمیناً ساٹھ لڑکے اس سکول میں چلے گئے - مشن والے متحیر اور مضطرب ہیں - اب میونسپلٹی اپنا نیا مڈل سکول کھولنے والی ہے - ہم چاہتے ہیں خدا کرے ایک سکول میں پانسو طلبا ہوں - اور یہہ تعداد ایک لاکھ کی آبادی میں زیادہ نہیں - ہم منتظر ہیں کہ کونسا سکول مستقل ہوتا ہے اور کونسا مثل حشرات کے بعد برسات کے معدوم ہو جاتا ہے ✤

راجپوتانہ گزٹ ناقل ہے کہ ہر روز گھاٹہ دویر گھاٹہ سیلی گھاٹہ چھوباور سے ہزاروں مویشی اور آدمی مارواڑ کے گوڈے انڈی لئے ہوئے مالوہ کیطرف چلے جاتے ہیں مارواڑ میں گھاس کا بڑا سخت قحط ہے - ایسے وقت میں ہر رئیس ٹھاکر - جاگیردار کو مناسب ہے کہ تالاب اور سڑک وغیرہ جو کچھ عمارت چاہیں تعمیر کرائیں - اگر رئیس دیوالیہ ہو تو زیور فروخت کر کے یا رہن رکھکے کام سڑک تالاب کا شروع کریں اور دین دنیا کی نیکنامی حاصل کریں مگر افسوس کی بات ہے کہ بعضے رئیس ٹھاکر - راو - راجہ وغیرہ تو ایسے دل کے کنگال ہیں کہ اگر سرکار غریب خانہ کھولے اور حکم دے کہ جو بھوکا ہو آئے - تو یقین جانو کہ دس پانچ جنکا نام لکھکر آپ کے پاس روانہ کیا جاویگا - فوراً آ حاضر ہوں ✤

امریکہ میں ایک عورت نیلے رنگ کے چہرے کی ہے - یہہ اسی رنگ پر پیدا ہوئی تھی اور ڈاکٹروں نے کہا تھا کہ اسکے دل کی ساخت بگڑی ہوئی ہے - یہہ بہت جلد مر جاویگی - لیکن یہہ لیڈی ابتک جیتی ہے اسکا سن ۲۰ برس کا ہوا ہے - اسکو دیکھنے کے لئے اتنے لوگ آتے ہیں کہ تمام دن ہجوم رہتا ہے ✤ رفیق الاخبار

ولایت اور ہندوستان کے حکام نے تجویز کیا ہے کہ روسیوں نے پامیر میں جو نقل و حرکت کی ہے اسکی نسبت اسوقت تک کوئی کارروائی نہ کی جاوے جبتک کہ کپتان ینگ ہسبنڈ پامیر کی صورت معاملات کی پوری پوری اطلاع اور آگہی لیکر ہندوستان کو واپس آئیں ✤

پٹیالہ اخبار رقمطراز ہے کہ حضور ٹیکہ صاحب بہادر دام اقبالہم کی تولید سعید کے جلسے کی تیاریاں بڑی دھوم دھام کے ساتھ ہو رہی ہیں - انتظام کے لئے جناب دیوان صاحب و جناب بخشی صاحب کی کمیٹی مقرر کی گئی ہے - اور جناب وزیر صاحب بہادر فہرست انعام و اکرام ملازمین و لاگیاں وغیرہ بموقعہ دربار جلسہ تولید سعید حسب سررشتہ قدیم مرتب فرما رہے ہیں ✤

۲ - اکتوبر کو سکجار گھاٹ کلکتہ میں ایک جوان عورت نہا رہی تھی کہ دفعتاً غائب ہو گئی اور فوراً ہی کچھ دور جا کر پانی پر نظر آئی - مگر مچھ کے منہ میں تھی - لوگوں نے ہر چند شور مچایا ماہی گیروں نے بھی بچانیکی بہت کوشش کی مگر ناکام ہی رہے ✤ پٹیالہ

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

امیر کابل نے اپنے یہاں کے ایک جھوٹے شاعر کی زبان سوئی سے چھدوا دی *

یورپ میں فصل کی بربادی بیطرح ہو رہی ہندوستان سے غلہ جائیگا *

روس نے حکم دیا ہے اُسکے ملک کا غلہ باہر ہرگز نہ جانے پاوے *

فرانس میں مچھر وغیرہ حشرات الارض کے مارنے کی ترکیب بھی ایجاد ہوئی *

سنتے ہیں کہ سیام کے لوگ اپنے بادشاہ سے ناخوش ہیں اور انگریزی گورنمنٹ کی اطاعت کو قبول کرنے پر آمادہ ہیں *

روسی اخبار سرکار ہند کو دھمکی دیتا ہے کہ پامیر میں مداخلت نہ کرے اگر جنگ کی خواہش نہیں ہے یعنی بدون جنگ و جدل یہہ معاملہ طے نہ پائیگا *

نیو ساؤتھ ویلز کے وزیر اعظم سر ہنری پارکس صاحب بباعث ناچاقی مستعفی ہوئے *

برٹش کلان میں سخت طوفان آرہے ہیں آندھی اور پانی غضب کا برسا جنوبی ساحل انگلستان میں کئی جہاز ٹوٹے اور جانیں ضایع ہوئیں *

سرحد پامیر پر روسی گورنر ترکستان نے اپنی زبردستی سے پیشقدمی کی ہے *

روس میں قحط کی رفع تکلیفات پر ۲۰ کروڑ روپیہ کی ضرورت تخمینہ کی گئی *

سلطان روم نے انگلستان کو خبر دی ہے کہ نہر ڈارڈنلز کی نسبت ہم نے روس سے قرارداد کر لیا۔ اس قرارداد میں روسی جہازوں کو ڈارڈنلز سے گذرنے کی شرطیہ اجازت مل گئی

شکیگو کی عالمگیر نمایش میں ہندوستان کے مختلف مذاہب اور فرقیوں کے نمونے دکھانے کے لئے چار سو آدمی بمبئی سے امریکہ بھیجے جاوینگے *

یورپ میں جنگ کے آثار خوب نمایاں ہیں۔ سب سلطنتیں سرعت سے جنگی تیاریاں کرنے میں مصروف ہیں * پیسہ

تار کلرک کی غفلت سے برگس (ہسپانیہ) میں ریلوں کا تصادم ہوا۔ ۲۴ مر گئے اور ۳۲ زخمی ہوئے *

مسٹر فیلڈ ممبر پارلیمنٹ ہرن کا شکار کھیلتے ہوئے ایک غار میں گرے۔ سر پھٹ گیا *

آسٹریلیا سے پچھلے ہفتہ ایکہزار گھوڑے بذریعہ جہاز کلکتہ میں لائے گئے *

ڈھاکہ کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ برہمنوں اور عیسائیوں میں کچھ فرق نہیں کیونکہ اُن لوگوں نے گرجا میں جاکر نماز ادا کی اور اسے انکار نہیں کرتے ہیں *

ہنگری میں ایک عورت نے ایک مرد کے مارنے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوئی۔ اسکا منشا تھا کہ اسکی اسامی میرے خاوند کو ملجاوے *

بنوں میں ایک سنگھ سبھا قایم کیگئی *

جلال آباد میں سخت ہیضہ ہے۔ دو سو آدمی روز مرتے ہیں۔ جلال آباد اور کابل کے درمیان قرنطینہ مقرر کیا گیا *

حضور وایسرائے ہند کا دربار لیوی کلکتہ میں ۵ دسمبر کو منعقد ہوگا *

سنتے ہیں کہ چند بُدھ مذہب کے ہنود نے گیا جی کا بُدھ مندر واپس ملنے کی درخواست کی ہے لہذا لفٹنٹ گورنر بجالت دورہ اسکا بھی تصفیہ کرینگے کہ یہہ مندر جو ہندو مہنتوں کے سپرد ہے بُدھ مذہب کے لوگوں کو دیا جائے یا نہیں *

بنگالہ کے لوگ بمقابلہ انگریزی علاج کے دیسی علاج کو ترجیح دیتے ہیں *

بنگالہ میں آنریری مجسٹریٹوں کی عدالتیں خود مختار کی گئی ہیں *

مسلمانان راجشاہی نے غریب مسلمانوں کی تعلیم کے لئے ایک فنڈ قایم کیا *

اقتل جرم رامپور کے دونوں ملزم ضمانت سے بھی رہا کر دئے گئے *

رئیسان منی پور ۹ یا ۱۰-اکتوبر کو کالے پانی بھیجے جانیکا حکم تھا *

کوئٹہ صدر بازار کے انشہ گھر میں چوروں نے حملہ کرکے چوکیدار کو قتل کیا *

راولپنڈی میں راجھی لال کو ...ہم کا چک اُڑانے کے لئے ۵ سال قید سخت ہوئی *

ڈنڈوٹ (پنجاب) کی کانوں کا کوئلہ لاہور میں بھی مستعمل کیا گیا *

مسٹر چیمبن جائنٹ مجسٹریٹ بریلی پر سر اجلاس ایک مجرم نے پتھر مارا۔ وہ مجرم قتل گرفتار تھا منبر پر پتھر پڑا تھا۔ وہی اُٹھالیا۔ چاہتا تھا کہ وار کرے پولیس نے روک لیا۔ بڑی جد وجہد سے قابو آیا *

پنجاب سے امسال بہت گیہوں ممالک غیر کیلئے نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ذریعہ کراچی میں پہنچائی گئی یہہ تعداد سال ماسبق کی نسبت دو چند تھی *

امتحان لنڈن یونیورسٹی میں امسال کئی لڑکیاں پاس ہوئیں۔ ایک بنگالی لڑکی مس بنرجی نے اول ڈویژن میں یہہ امتحان پاس کیا *

اپر برہما کی سرحدی چھوں کے لئے ۱۵۰۰ قلی دار جلنگ میں بھرتی کئے گئے *

بقیہ رویداد

نمبر ۱۴- کاغذات دربارہ لازمی کئے جانے ٹیکہ- **تجویز** ہوئی کہ اسبارہ میں سب کمیٹی شفاخانہ اور بابو رائے بڑودہ صاحب و سید غلام محمد صاحب سب کمیٹی مقرر ہوں اپنی رائے ظاہر کریں*

نمبر ۱۵- کاغذات دربارہ چبوترہ او تچھند و مساۃ گلاب دیوی قوم زرگر سکنار لودیانہ- **تجویز** ہوئی کہ بابو رائے بڑودہ صاحب و خواجہ احسن شاہ صاحب سب کمیٹی مقرر ہو کر جواب چٹھی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر تحریر کر دیویں*

نمبر ۱۶- بجٹ اسٹیمیٹ مرمت مکانات پولیس لودیانہ تعدادی ما ۵ بابت سنہ ۹۲و۹۳- **تجویز** ہوئی کہ ما ۵ اسٹیمیٹ پر صاحب پریزیڈنٹ دستخط ثبت کر دیویں جو ہمیشہ منظور کئے جاتے ہیں*

نمبر ۱۷- کاغذات امداد برائے ورشنی و سامان میموریل ہاسپٹل شہزادہ البرٹ وکٹر صاحب **تجویز** ہوئی کہ کمیٹی اسقدر زیر بار ہو کہ گورنمنٹ سے قرض لینا تجویز ہوئی ہو اس مجبوری کی حالت لاچاری جواب چٹھی کا دیا جاوے*

نمبر ۱۸- کاغذات دربارہ امداد بورڈنگ ہوس عیسایاں- **تجویز** ہوئی کہ بجٹ سال حال میں صما ۵ کی کسی مد سے انتقال کرنے کی گنجایش نہیں جو بجٹ قایم کیا گیا وہ اپنے موقع کے خرچ کے واسطے بمشکل کافی ہوگا اسلئے کمیٹی افسوس کرتی ہے کہ اس مجبوری جواب دیا جاوے*

نمبر ۱۹- رپورٹ ممبر کمیٹی بابت ملنے کرایہ احاطہ یعنی گودام گھاٹ کوڑہ بطرف سڑک کالکاں- **تجویز** ہوئی کہ سب کمیٹی صفائی مثل سابقہ دیکھکر اپنی رائے ظاہر کرے*

نمبر ۲۰- کاغذات دائر کرنے مقدمات زیر دفعہ ۱۵۶-ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۹۴ء

نام ملزم	موقعہ	زیر دفعہ
گہنا-	سودواں	۱۱۳ و ۱۱۰
مساۃ اگی	"	" "
مساۃ اچھرو	"	" "
ماڑو گوالہ	متصل بورڈنگ سکول	۱۲۷ و ۱۳۹
لکھا گوالن	"	" "
جھنڈو شاہ	تکیہ شاہ شہدا	۱۱۳-
روپا مستری	متصل سڑک رانی جھاؤنی	۱۱۳-
زائن برہمن	کوچہ سیدھو	۱۲۷ و ۱۳۹
ابراہیم پسر رحمت	محلہ رنگنج	۸۸-

تجویز ہوئی کہ دائر کرنا بصیغہ فوجداری حسب منشائے دفعہ ۱۵۶- منظور کیا جاوے*

نمبر ۲۱- کاغذات تبدیلی نام ٹھیکہ دار بھوسہ یعنی بجائے سیدھو ٹھیکہ دار مسمی بھی چند بعد دیے جانے ما- **تجویز** ہوئی کہ رپورٹ سب کمیٹی بابت تبدیلی نام ٹھیکہ دار بجائے سیدھو بھی چند منظور کیجاوے*

نمبر ۲۲- رزولیوشن نمبر ۲۴ مورخہ ۲۹-اپریل ۹۰ء سعہ فرو قیمت نہبہ آمدہ روڑی کمیٹی میں پیش ہو- **تجویز** ہوئی کہ مبلغ اسا روپیہ والا نہبہ خرید کیا جاوے- اور قبل از خرید کئے جانے رائے رکھندن لال سے دریافت کیا جاوے کہ کونسا نہبہ منجملہ نمونجات کے اچھا ہے- وہ صاحب پریزیڈنٹ خرید فرماویں*

نمبر ۲۳- رپورٹ سب کمیٹی صفائی شعر نیلام گھاٹ کوڑہ بمقابلہ صاعہ ابتدائے ۲۲ جولائی سنہ ۹۱ء لغایت ۲۲-اکتوبر سنہ ۹۱ء واجب سہ ماہ- **تجویز** ہوئی کہ نیلام منظور کیا جاوے و اقرار نامہ زمینداران خریداران سے مثل سال گذشتہ کے لیا جاوے*

نمبر ۲۴- چٹھی ہیڈ ماسٹر صاحب کہ دو جگہہ خالی ہیں ایک ظہور الحق اور ایک ستاویرام کو حسب ترتیب دیجاویں- **تجویز** ہو کہ تقرر ستاویرام منظور کیا جاوے مگر اسامی آخری منجملہ دو اسامی کے ستاویرام کو دیجاوے ظہور الحق کی نسبت نتیجہ امتحان کا انتظار کیا جاوے*

نمبر ۲۵- اسٹیمیٹ ہائے واسطے منظوری کمیٹی میں پیش ہوئے- تخمینہ صفائی چاہات تین سو دہی واقع اندر حدود میونسپل لودیانہ تعدادی سا- **تجویز** ہوئی کہ اسٹیمیٹ منظور کیا جاوے ممبر صاحب حلقہ اپنے اپنے حلقہ کے ذمہ دار ہونگے- کل کام کے انتظام کے لئے خواجہ احسن شاہ صاحب و لالہ منسارام صاحب سا ہو کار سب کمیٹی مقرر ہو کر ذمہ دار ہوں*

(باقی داشتہ)

اشتہار

سید کرامت علی ولد سید بشارت علی ڈاکٹر جو صیغہ ملٹری میں ملازم تھے- اور عرصہ بارہ تیرہ سال سے پنشنیاب ہو کر بمقام لودیانہ سکونت پزیر ہوئے تھے ۱۴ نومبر ۸۹ء کو انکا انتقال ہو گیا- ایک لڑکا بعمر ڈیڑھ سال جس کا نام امانت علی تھا اور ایک لڑکی امینہ بیگم جو انکی بیوی حاجی بیگم کی برادر زادی تھی اور جسکو انہوں نے بطور متبنّیٰ کے پرورش کیا تھا جسکی عمر تخمیناً گیارہ بارہ سال ہوگی پیچھے چھوڑ گئے قبل از وفات ڈاکٹر صاحب نے ایک وصیت نامہ تحریر کیا جسکے رو سے علاوہ زیور و پارچہ جات جو بنام نہاد امینہ بیگم کے تھے اپنی دیگر جائداد منقولہ و غیر منقولہ میں سے جسکی تعداد تخمیناً تین ہزار تین سو روپیہ تھی ثلث کا مالک امینہ بیگم کو قرار دیا- چونکہ امانت علی اور امینہ بیگم نابالغ تھے اس سبب سے ڈاکٹر صاحب نے ہمکو انکا گارڈین مقرر کیا- کچھ عرصہ بعد امانت علی فوت ہو گیا صرف امینہ بیگم زندہ رہی-

ماہ مئی ۱۹۰۱ء میں امینہ بیگم بھی فوت ہوگئی مسمی غلام رسول ولد غلام محمد و مسمات حاجی بیگم ہمشیرہ غلام رسول زوجہ صاحب مرزا نے دعویٰ کیا کہ امینہ بیگم ہماری بھتیجی زاد بہن تھی اسکی جائداد کے وارث ہم ہیں چنانچہ علاوہ پارچہ جات و زیور جو امینہ بیگم کے تھے دیگر زیور و پارچہ جات میں سے ثلث انکو دیدیا۔ اور مکان میں سے ثمن حصہ پر انکو قابض کرکے رسید حاصل کرلی۔ اب جو زیور برتن و پارچہ جات و حصہ مکان از ان امانت علی جسکی تعداد دو ہزار دو سو روپیہ تخمیناً ہوگی اسکی بابت بھی غلام رسول و مسمات حاجی بیگم دعویدار ہیں کہ یہہ بھی ہمارا حق ہے ہمکو مل جاوے۔ لہذا اشتہار ہذا میعادی تین ماہ جاری کیا جاتا ہے کہ جس کسیکو کوئی عذر یا دعویٰ نسبت مال امانت علی کے ہو وہ اندر میعاد تین ماہ کے ہمارے پاس پیش کرے۔ ورنہ بعد انقضائے میعاد کسیکا دعویٰ سماعت نہ ہوگا۔ اور ہم بری الذمہ ہونگے۔

المرقوم ۲۵-اکتوبر ۱۹۰۱ء

المشتہران

العبد محمد حسن — العبد جعفر حسین — العبد میر محمد سعید

اشتہار

میرے پاس ہر قسم کا لودیانہ کا تھہ (گبرون) مردانہ اور زنانہ۔ اور میز اور پلنگ کی چادریں۔ ہاتھ پونچھنے اور غسل کے تولئے۔ اور تھو سفید اور کالا تیار ہے۔ قیمت بھی بہ نسبت دیگر دکانداروں کے کم ہے۔ کپڑا عمدہ اور رنگ پختہ ہے۔ ہر قسم کے نمونے بھی موجود ہیں۔ درخواست پر بھیجے جاسکتے ہیں۔ پچھلے سالوں میں اکثر صاحبان نے بہت قسم کا کپڑا مجھ سے خریدا ہے کسی قسم کی شکایت نہیں آئی۔ جو صاحب خریدنا چاہیں ذیل کے پتے پر حکم بھیجیں فوراً تعمیل ہوگی۔

المشتہر بہنا سنگھ عیسائی کلاتھ مرچنٹ مشن احاطہ لودیانہ

لودیانہ

سید بہادر علی شاہ نامے گجرات کے علاقہ کے ایک مولوی صاحب نے ٹون ہال میں سنیچر کے روز ٹمپرنس ایسوسی ایشن کی میٹنگ میں ایک لکچر دیا۔ سنا گیا تھا کہ ٹمپرنس کی بابت لکچر ہوگا۔ اور ایک بڑے عالم فاضل جو سنسکرت اور عبرانی کے بھی بڑے سکالر ہیں درس دینگے۔ اس امید پر اکثر صاحبان تشریف لیگئے۔ مگر لکچرار صاحب نے بجائے ٹمپرنس کے مضمون صداقت دین محمدی شروع کردیا۔ اور آیات قرآنی کے سنانے اور تفسیر میں ہی وقت صرف کردیا ابھی تمہید ہی چلی جاتی تھی کہ پریزیڈنٹ صاحب نے گھڑی دکھلائی کہ وقت پورا ہوگیا۔ اسپر اُٹھ کھڑے ہوئے اور مجلس برخاست ہوئی۔ خلاصہ لکچر جو ایک صاحب نے لکھا ہے بشرط گنجایش ہم آیندہ پرچے میں درج کرینگے۔

ہمارے شہر میں مدت سے ایک انگریز بہادر پوسٹ ماسٹر تھے۔ لیکن جب سے کہ پوسٹل ڈیپارٹمنٹ کے اضلاع لودیانہ اور جالندھر شملہ کے ساتھ شامل ہوگئے ہیں اور رائے دولت رام صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانجات کا چارج ہوگیا ہے۔ تب سے صاحب بہادر نے جو شہر کے تمام لوگوں کے ساتھ مل گئے تھے اور ہر دل عزیز بھی تھے یہاں رہنے سے دل توڑ لیا۔ اپنی تبدیلی ضلع سیالکوٹ کو کرالی اسکا سبب تو روز روشن کیطرح ظاہر ہے کہ وہ کالے آدمی (دیسی) کے ماتحت رہنے کو راضی نہ ہوئے۔ اب بابو تیشری پرشاد صاحب انکی جگہہ پوسٹ ماسٹر مقرر ہوئے ہیں۔ اس دفعہ پنشن خواروں کو جس دقت اور عذاب سے پنشن ملی اُنہیں سے پوچھنا چاہئے۔ بیچارے بصد دقت روپیہ وصول کرکے گھر کو گئے۔ اول تو پنشن بانٹنے کا ایک علیحدہ محکمہ تھا لیکن وہ تو سرکار نے توڑ دیا تھا اور کچھ مدت یہہ کام سرکار معرفت ضلع کراتی رہی پر اب محکمہ ڈاکخانہ کی سپردگی میں یہہ بیچارے جا پڑے ہیں جہاں اب انکی مٹی پلید ہوتی ہے۔ بعض کی زبانی سنا گیا کہ درخواست صندوق میں ڈالکر پانچ چھہ دن سے انتظاری میں بیٹھے ہیں اور کوئی نہیں پوچھتا۔ سبب اسکا یہہ معلوم ہوا کہ ملازمان ڈاکخانہ جو بیچارے پہلے ہی کثرت کاروبار سے روٹی کھانے کی فرصت نہ پاتے تھے اب انکے ہی سپرد پنشنوں کے تقسیم کرنے کا کام بھی ہوا ہے۔ اپنا روزمرہ کا کام بھی کرنا۔ اور سیکڑوں بلکہ ہزاروں کو ایک ایک کرکے بعد تحقیق روپیہ دینا انکے لئے از حد مشکل ہے ادھر پنشن والے جان کھاتے ہیں اُدھر ٹک کے انڈمنٹ والے پیچھے پڑے ہیں ایک طرف رجسٹریوں کے لئے پکار کرتے ہیں۔ منی آرڈر والے جدے آوازیں دے رہے ہیں۔ پنشن بانٹتے بانٹتے ۹ بجے سے ایک دو بج جاتے ہیں۔ نہ بیچاروں نے روٹی کھائی نہ پانی پیا اب دوسرے کاموں کی کثرت سر پر موجود۔ کریں تو کیا کریں۔ سرکار کو ضرور ہارڈ ٹاسک ماسٹر کہیں تو اور کیا کہیں۔

یہاں ایک بنئے کا عجیب مقدمہ ہوا۔ یعنی اُسنے اپنے بیٹے کی سگائی کسی گانوں میں کی تھی کسی طرح سے بیٹی والوں کو یہہ خبر ملی کہ وہ لڑکا نامرد ہے۔ تب وہ اسکی بابت دریافت کرنے لگے۔ انکی سمجھ میں جب وہ لڑکا نامرد ہی معلوم ہوا تو انہوں نے ناطہ چھوڑنا چاہا۔ اسپر بیٹے والوں نے ازالہ حیثیت عرفی میں نالش دایر کردی۔ عدالت نے بعد ملاحظہ ڈاکٹر بیٹی والوں پر جرمانہ کی سزا کی۔ لڑکی والوں نے اپیل کی جسپر جرمانہ معاف ہوگیا بنئے صاحب ہاتھ جھاڑ کر بیٹھ گئے۔

پادری ای پی نیوٹن صاحب کے لئے باہتمام مسٹر ایم وائلی منیجر امریکن مشن پریس لودیانہ میں طبع ہوا